فون نمبر ۹۴ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیگرام: الفضل

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ ۳ احسان ۱۳۴۸ ہش ۳ جون ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۲۶

اخبارِ احمدیہ

-• ربوہ ۲ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

-• ربوہ ۲ احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی کی طبیعت بالعموم ضعف کی وجہ سے ناساز رہتی ہے۔ آج صبح طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

-• ربوہ ۲ احسان ۔ حضرت سیدہ اُمِ مظفر احمد صاحبہ مد ظلہا کی طبیعت ان دنوں بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ ۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

-• محترم جناب صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی طبیعت پچھلے دنوں بہت ناساز رہی ہے۔ اب طبیعت کسی قدر بہتر ہے تاہم علاج جاری ہے اور ڈاکٹری مشورہ کے مطابق مختلف قسم کے ٹیسٹ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

-• حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
”فوری ضرورتوں پر کام آنیوالے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔“ (افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کامل راستبازوں کو خدا کے بیٹے قرار دینے کی حقیقت

اس کے یہ معنی ہیں کہ ان کے آئینہ صافی میں عکسی طور پر خدا نازل ہوا تھا

”جب انسان سچے طور پر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے تو خدا بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ تب زمین پر اس کے لئے ایک قبولیت پھیلائی جاتی ہے اور ہزاروں انسانوں کے دلوں میں ایک سچی محبت اس کی ڈال دی جاتی ہے اور ایک قوتِ جذب اس کو عنایت ہوتی ہے اور ایک نور اس کو دیا جاتا ہے جو ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب ایک انسان سچے دل سے خدا سے محبت کرتا ہے اور تمام دنیا پر اس کو اختیار کر لیتا ہے۔ اور غیر اللہ کی عظمت اور وجاہت اس کے دل میں باقی نہیں رہتی بلکہ سب کو ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی بدتر سمجھتا ہے۔ تب خدا جو اس کے دل کو دیکھتا ہے ایک بھاری تجلّی کے ساتھ اس پر نازل ہوتا ہے اور جس طرح ایک صاف آئینہ میں جو آفتاب کے مقابل پر رکھا گیا ہے آفتاب کا عکس ایسے پورے طور پر پڑتا ہے کہ مجاز اور استعارہ کے رنگ میں کہہ سکتے ہیں کہ وہی آفتاب جو آسمان پر ہے اس آئینہ میں بھی موجود ہے۔ ایسا ہی خدا ایسے دل پر اترتا ہے اور اس کے دل کو اپنا عرش بنا لیتا ہے۔ یہی وہ امر ہے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔ پہلی کتابوں میں جو کامل راستبازوں کو خدا کے بیٹے بیان کیا گیا ہے اس کے بھی یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ درحقیقت خدا کے بیٹے ہیں کیونکہ یہ تو کفر ہے اور خدا بیٹے اور بیٹیوں سے پاک ہے بلکہ یہ معنی ہیں کہ ان کامل راستبازوں کے آئینہ صافی میں عکسی طور پر خدا نازل ہوا تھا اور ایک شخص کا عکس جو آئینہ میں ظاہر ہوتا ہے استعارہ کے رنگ میں وہ گویا اس کا بیٹا ہوتا ہے کیونکہ جیسا کہ بیٹا باپ سے پیدا ہوتا ہے۔ ایسا ہی عکس اپنے اصل سے پیدا ہوتا ہے۔ پس جبکہ ایسے دل میں جو نہایت صافی ہے اور کوئی کدورت اس میں باقی نہیں رہی، تجلیاتِ الٰہیہ کا انعکاس ہوتا ہے تو وہ عکسی تصویر استعارہ کے رنگ میں اصل کیلئے بطور بیٹے کے ہو جاتی ہے۔“ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۳، ۶۴)

وعدہ جات فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی ادائیگی

احباب کی خدمت میں بطور یاد دہانی گزارش ہے کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات کی ادائیگی کے لئے آخری تاریخ ۳۰ جون ہے اس لئے جن دوستوں کے وعدہ میں سے کوئی بقایا قابلِ ادا ہے وہ براہِ مہربانی ۳۰ جون سے قبل ادا فرما دیں انکم ٹیکس ادا کرنے والے احباب انکم ٹیکس کے استثنا کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

عہدہ داران کی خدمت میں تاکیدی عرض ہے کہ وعدوں کی بقایا رقم جلد از جلد وصول کرنے کی سعی فرما دیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳ احسان ۱۳۴۸ ہش

حضور ایدہ اللہ کا ارشاد

احباب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ ارشاد پڑھا ہے جو الفضل مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۶۹ء کے صفحہ اوّل پر شائع ہوا ہے۔ اس اعلان کے رو سے فضل عمر فونڈیشن کے تمام وعدے ۳۰ جون ۱۹۶۹ء تک بالضرور ادا ہو جانے چاہئیں۔ صرف اتنی رعایت ہے کہ جو دوست جون کی تنخواہ میں سے وعدہ ادا کرنے پر مجبور ہیں۔ وہ صرف جولائی میں جب جون کی تنخواہ ملے وعدہ ادا کر سکتے ہیں۔ دراصل یہ کوئی مہلت نہیں ہے۔ صرف جون تک وعدے ادا کرنے کے لئے ایک ضمنی سہولت ہے جس سے صرف وہی دوست فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جو مجبور ہیں وہ ماہ جون کی تنخواہ سے پورا یا وعدے کا کچھ حصہ شامل کر کے ادائیگی کریں۔ یہ صرف ضمنی سہولت ہے ایسے دوستوں کے وعدہ کی ادائیگی ۳۰ جون تک ہی سمجھی جائے گی۔ لہٰذا اس کو مہلت نہیں کہا جا سکتا۔

دوسری بات جو اس ارشاد میں بیان کی گئی ہے۔ وہ بیرون پاکستان کے وعدہ جات کے لئے ہے کہ ایسے دوست جو بیرون پاکستان رہتے ہیں۔ وہ جولائی یا اگست میں زیادہ سے زیادہ ۳۰ ستمبر تک ادائیگی کر سکتے ہیں۔ فضل عمر فونڈیشن ایک نہایت اہم ادارہ ہے۔ جو جماعت احمدیہ کی پہلی کوشش ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو امید سے بڑھ کر کامیاب ہوئی ہے۔ چونکہ یہ پہلی کوشش تھی اس لئے آغاز میں جماعت کے جذبۂ قربانی کا صحیح اندازہ شاید نہ لگ سکا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے ادارہ کے لئے ۲۵ لاکھ کوئی بڑی رقم نہیں ہے۔ یورپین ممالک میں کروڑوں اربوں ڈالر اور پونڈ ایسے اداروں کی بنیاد قائم کرنے کے لئے لگائے جاتے ہیں۔ اکثر یہ ادارے رفاہِ عامہ کے کاموں کے لئے قائم کئے جاتے ہیں۔ اور مغربی ممالک تو بعض اوقات ایک ایک فرم ہی ان کی آبیاری کرتی ہے جیسا کہ فورڈ فونڈیشن دیر سے کام کر رہی ہے۔

دنیا میں رفاہ عامہ کے کاموں کے لئے اکثر مخیر انسان شروع ہی سے ایسے ادارے قائم کرتے چلے آئے ہیں۔ اسلام میں وقف کا سلسلہ دراصل ایسے ہی اداروں کی ایک صورت ہے چنانچہ مشرق و مغرب میں ہزاروں کی تعداد میں اوقاف موجود ہیں۔ نہ صرف مسلمان بادشاہوں اور مخیر مسلمانوں نے ایسے اوقاف قائم کئے ہیں۔ بلکہ ہندوؤں، عیسائیوں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں نے بھی اوقاف قائم کئے ہیں، جو آج بھی کام کر رہے ہیں۔ دنیا میں بڑے بڑے کام اس طریق سے انجام پا رہے ہیں۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کے پیشِ نظر بھی ایسے قومی کام ہیں جن کی وضاحت اغراض و مقاصد میں کی گئی ہوئی ہے۔ اور احباب کو ان کا علم ہے۔ اس لئے آج کی دنیا میں ایسے کاموں کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کا مطالبہ کوئی بڑی حقیقت نہیں رکھتا۔ اور جماعت اس حقیقت کو جانتی ہے۔ یہ فونڈیشن ایک ایسے عظیم انسان کی یادگار قائم کرنے کے لئے قائم ہوئی ہے۔ جس کے احسانات ہم قیامت تک نہیں بھول سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ وعدہ جات اصل مطالبے سے بڑھ گئے۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ جماعت کے وہ دوست جنہوں نے وعدے کئے ہوئے ہیں وہ تاریخ مقررہ کے اندر ضرور ادائیگی کر دیں گے۔ تاکہ فاؤنڈیشن کے اغراض و مقاصد باحسن طریق سر انجام پائیں۔

عہدہ داران جماعت کو چاہئے کہ وہ اس طرف خاص توجہ مبذول فرمائیں ۴۴

۴۴ تاکہ ان کی غفلت کی وجہ سے کوئی دوست محروم نہ رہ جائے۔ اور وہ کاہلی کا شکار ہو کر باوجود نیک نیتی کے وقت کے اندر ادائیگی نہ کر سکے کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی دوست الفضل نہ پڑھتا ہو اور اس کو اپنے وعدہ کی ادائیگی کی آخری تاریخ یاد نہ ہو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نماز میں وقار اور آرام کے ساتھ چل کر آؤ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا زَادَ مُسْلِمٌ فِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِیْ صَلٰوةٍ

(مسلم کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم دوڑ کر اس میں شامل نہ ہوا کرو۔ بلکہ وقار اور آرام سے چل کر آؤ۔ نماز کا جو حصہ امام کے ساتھ مل جائے پڑھ لو۔ جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کر لو۔

اعلانِ نکاح

ربوہ ۲۵ ہجرت (مئی) ۱۳۴۸ ہش کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے عزیزہ امۃ الحمید بی۔ اے بنت میجر راجہ عبد الحمید صاحب (سابق مبلغ امریکہ) آف کہوٹہ ضلع راولپنڈی حال دار الصدر غربی ربوہ کا نکاح رانا رفیق احمد خان صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ابن رانا عبد الحکیم صاحب ساکن لائل پور کے ہمراہ بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔

(چوہدری مبارک مصلح الدین احمد نائب وکیل المال ثانی)

○

زندہ ہو اگر دل تو سحر کافی ہے
رنگینیٔ گل پہ اک نظر کافی ہے
صناع کا مصنوع سے ملتا ہے سراغ
آنکھیں ہوں تو اک برگِ شجر کافی ہے

سعید احمد اعجاز

خطبات نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱)

ان حقوق کو ادا کرو جو اللہ تعالیٰ نے قائم کئے ہیں

مورخہ ۲۷ شہادت ۱۳۴۸ ہش بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل چار نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

۱۔ عزیزہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم کرنل محمد اسلم خان صاحب مرحوم چار باغ ضلع مردان کا نکاح مکرم کیپٹن محمد یامین صاحب پسر مکرم کرنل محمد یوسف صاحب حال راولپنڈی سے بعوض مبلغ گیارہ ہزار روپیہ مہر۔

۲۔ عزیزہ نصیرہ صادقہ صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد صاحب کارکن لنگرخانہ کا نکاح عزیزم مکرم عظمت اللہ صاحب پسر مکرم عنایت اللہ صاحب مرحوم دارالنصر ربوہ سے بعوض مبلغ پندرہ صد روپیہ مہر۔

۳۔ عزیزہ طیبہ نسرین صاحبہ بنت مکرم چوہدری عظمت اللہ صاحب مرحوم اشرف پورہ لائل پور کا نکاح مکرم محمد اسلم صاحب اختر ابن مکرم چوہدری محمد علی صاحب چک ۱۰۸/ج۔ب ضلع لائل پور سے بعوض مبلغ چار ہزار روپیہ مہر۔

۴۔ عزیزہ نسیم اختر صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد علی صاحب چک ۱۰۸/ج۔ب ضلع لائل پور کا نکاح مکرم کفایت اللہ صاحب پسر مکرم سلطان احمد صاحب سکنہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ سے بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ مہر۔

اس موقعہ پر حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (خاکسار سلطان احمد پیر کوٹی)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

آج چار خوشیاں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ یعنی آج چار نکاحوں کا اعلان ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ ان چاروں رشتوں کو حقیقی خوشیاں بنائے

اللہ تعالیٰ نے

تقویٰ اختیار کرنے کا حکم

دیا ہے۔ جس کے یہ معنی بھی ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احکام کو بجا لا کر اور ان حقوق کو ادا کرنے کے بعد جو اللہ تعالیٰ نے قائم کئے ہیں، اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجائے۔ کیونکہ جو شخص قانون شکن ہوتا ہے جو شخص قانون توڑتا ہے وہ قانون کی پناہ میں نہیں ہوتا بلکہ وہ قانون کی گرفت میں ہوتا ہے۔ اسی طرح جو شخص اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ حقوق کو ادا نہیں کرتا وہ انہیں توڑتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں نہیں آتا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ نے اس بات پر بڑا زور دیا ہے کہ اگر تم اپنی زندگیوں کو خوشحال بنانا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ

تم ان حقوق کو ادا کرو

جو اللہ تعالیٰ نے قائم کئے ہیں۔ اس طرح تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں لے آؤ گے۔ اور اس کے نتیجہ میں تمہاری زندگی خوشحال زندگی بن جائیگی۔ بہت سے لوگ، اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ لیکن اپنا حق لینے کے لئے وہ ہر جائز اور ناجائز ذریعہ اور وسیلہ اختیار کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اگر ہر مسلمان اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ کرے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر شخص کو اس کا حق مل جائیگا اور وہ مطمئن ہو جائیگا اس کا نفس تسلی پا جائے گا اور اس کی زندگی خوشحال ہو جائے گی

نئے ازدواجی رشتے

بہت سے حقوق قائم کرتے ہیں۔ اگر ان حقوق کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ کی جائے تو اس قسم کے ازدواجی رشتوں کے نتیجہ میں ان گھروں میں جن میں رشتے قائم ہوتے ہیں بشاشت اور خوشحالی کا احساس پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بہت سی برکتیں انہیں حاصل ہوتی ہیں اور ایسے گھرانے خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجاتے ہیں۔ اور جو فرد یا گھرانہ خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجائے اسے اور کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ہم سب کو دُعا کرنی چاہیئے

کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہی ان حقوق کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے جو اس نے مختلف طبقات پر اس نے قائم کئے ہیں۔ اور اس دنیا میں ان حقوق کی ادائیگی کے نتیجہ میں وہ ہمیں خوشحال اور مطمئن بنا دے۔

اس کے بعد حضور نے ایجاب وقبول کرایا۔ اور پھر حاضرین سمیت ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی ؛

(۲)

اللہ تعالیٰ کی رضا ہمارا مقصد ہونا چاہیئے

مورخہ ۵ ہجرت ۱۳۴۸ ہش مطابق ۵ مئی ۱۹۶۹ء بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ شاہین قیصر صاحبہ بنت مکرم مرزا اعظم بیگ صاحب ساکن ربوہ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ یہ نکاح آٹھ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مرزا محمود احمد صاحب ابن مکرم مرزا محمد شفیع صاحب حال فرینکفورٹ جرمنی سے قرار پایا ہے۔

اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو خطبہ ارشاد فرمایا

اس کا متن درجِ ذیل کیا جاتا ہے :۔ (یوسف سلیم شاہد ایم۔اے)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا :۔

"نکاح کے ذریعے جو رشتے باندھے جاتے ہیں

یہ رشتے بڑے ہی نازک ہوتے ہیں

اور ان رشتوں کو پختہ اور مستحکم بنانے کی ذمہ داری صرف خاوند اور بیوی پر نہیں ہوتی بلکہ اس کی ذمہ داری ہر دو خاندانوں اور اُن کے عزیز و اقارب پر بھی ہوتی ہے۔ اگر برادری میں رشتہ ہو تو بہت سی پُرانی رنجشوں کو بُھلانا پڑتا ہے تب رشتہ میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔ اگر برادری نہ ہو تو ایسے دو خاندانوں میں جن کا آپس میں پہلے کوئی قرابت کا تعلق نہیں اجنبیّت ایک طبعی چیز ہے۔ اس اجنبیّت کو دُور کرنا پڑتا ہے۔ وہ جو پہلے بیگانے تھے اب یگانے بن جاتے ہیں۔ اس کے لئے بہرحال کوشش کرنی پڑتی ہے اور کوشش کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ نے پھر سے احمدیت کی برادری کو

اسلامی اخوّت کی بنیادوں پر

اس طرح قائم کیا ہے کہ ہماری جماعت کی اکثر شادیاں آپس میں نئے ازدواجی رشتوں کو قائم کرتی ہیں۔ خاندانوں میں پہلے قرابت داری کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ احمدیت کا رشتہ اگر ہم اسے سمجھیں دُنیا کی سب قرابتوں سے بالا اور ارفع اور مضبوط تر ہے۔ اگر نہ سمجھیں تو یہ ہماری بدقسمتی ہے اور ہمارے لئے دُکھ کا باعث بھی بن سکتی ہے۔

جس نکاح کے اعلان کے لئے مَیں اِس وقت کھڑا ہُوا ہوں یہ بھی دو ایسے خاندانوں میں قرار پایا ہے جن کا آپس میں قرابت داری کا پہلے کوئی تعلق نہیں اور ہر دو خاندانوں کے دل میں طبعاً یہ خیال پیدا ہوتا ہوگا کہ پہلے بیگانگی تھی، اجنبیّت تھی، دیکھیں اب کیا ہوتا ہے۔ اُنہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہوتا تو وہی ہے جو خدا چاہتا ہے۔ اور خدا یہ چاہتا ہے کہ ہمارے آپس کے ازدواجی تعلقات اس طرح پر قائم ہوں کہ ان کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر لے۔ کیونکہ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

"خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ"

(ابن ماجہ ابواب النکاح باب حسن معاشرۃ النساء)

یہ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تمہیں اچھا اور نیک مقام حاصل ہوگا اگر تم

ازدواجی رشتوں کے حقوق

ادا کرو گے۔ یہ تعلقات تو دُنیوی ہیں۔ غیر مسلم اور دہریہ بھی اس قسم کے تعلقات کو قائم کرتے ہیں لیکن ہم پر اسلام کی یہ نعمت اور احسان ہے کہ ان دُنیوی تعلقات کو اور ان دُنیوی رشتوں کو نباہنے کے لئے اگر ہم یہ نیّت رکھیں کہ ہم آپس میں اچھے تعلقات قائم کریں گے اور اُن حقوق کی پُوری طرح حفاظت کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان رشتوں کے متعلق قائم کئے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہو گا۔ اگر اس نیّت سے ہم اپنی ذمہ داریوں کو نباہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے تو اس کے نتیجہ میں تعلقات خوشگوار ہو ہی جائیں گے لیکن وہ اصل مقصد بھی حاصل ہو جائے گا۔ یعنی

اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول

جس کی خاطر اور جس نیّت کے ساتھ انسان آپس کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے، بہتر رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کا خیال رکھتا اور اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ حقوق کی حفاظت کرتا اور ان کو نباہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بھی اور (دعا کرتے وقت وسعت پیدا ہونی چاہیئے) ہر احمدی گھرانے کے رشتوں کو بھی بابرکت بنائے اور اللہ تعالیٰ کے قُرب کے حصول کی یہ بھی ایک راہ اُن پر کُھلے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور احسان سے اپنے قرب کے حصول کی اَور سینکڑوں راہیں ہم عاجز بندوں پر کھولی ہیں۔

محترم چوہدری عبدالرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

یہ خبر جماعت میں نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سُنی جائے گی کہ محترم چوہدری عبدالرحیم صاحب صدر جماعتِ احمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور مؤرخہ ۲۹ر مئی بروز جمعرات بوقت ۳ بجے دوپہر اچانک سانس رکنے کی تکلیف سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

جنازہ تین بجے رات بذریعہ ایمبولنس ربوہ لایا گیا۔ مورخہ ۳۰ر مئی بروز جمعۃ المبارک نمازِ جنازہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

جناب چوہدری صاحب مرحوم نے ۱۹۲۲ء میں شدید مخالفت کے باوجود احمدیت قبول کی۔ اس راہ میں شدید مصائب اور دُکھ اٹھائے لیکن ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ثابت قدم رہے۔ آپ نے ۱۹۲۵ء میں وصیت کی اور عمر بھر مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت سرانجام دیتے رہے۔ نہایت دعا گو، صاحبِ کشوف اور مرنجان مرنج طبیعت کے مالک تھے۔ اپنے پیچھے برسرِ روزگار چھ فرزند اور دو بیٹیاں صاحب اولاد بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ دو بیٹے کینیڈا میں ایک لنڈن میں اور ایک بیٹی نیویارک میں مقیم ہیں۔ باقی اولاد پاکستان میں مقیم ہے۔ سبھی ممتاز عہدوں پر فائز ہیں۔

چوہدری صاحب مرحوم کی زندگی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے کامیاب اور لائقِ رشک رہی۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق دے اور مرحوم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار چوہدری عبدالسمیع چارٹرڈ اکوٹنٹ۔ کراچی

حال ۱۵۔ انور سٹریٹ اسلامیہ پارک۔ لاہور

میری والدہ مرحومہ کی یادیں

مکرم جنید ہاشمی صاحب

(قسط نمبر ۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے دورِ خلافت میں تعلیم اسلام گرلز سکول باضابطہ مڈل سکول تک ایک مشہور ادارہ بن گیا۔ ڈسٹرکٹ اور ڈویژنل عیسائی انسپکٹرس آف سکولز کے بیسیوں شاندار ریمارکس سکول کی لاگ بک پر موجود ہیں۔ سینکڑوں احمدی بچیاں یہاں سے پڑھ کر اعلیٰ تعلیم کے زیور سے مزین ہوئیں۔ سکول کے کام کے علاوہ بھی گھر پر ہمہ وقت لکھائی پڑھائی جاری رہتی تھی۔ چھوٹے بچے بچیاں ہر وقت قاعدے۔ قرآن شریف سامنے رکھکر رونق افروز ہوتے تھے پھر آپ حضورؓ کے حکم کے ماتحت محلوں میں پھر کر بڑی عمر کی عورتوں کو نماز۔ دعائیں اور دیگر مسائل کا سبق دیتی تھیں۔ ہمارے ہی محلے کا ایک لطیفہ سنایا کرتی تھیں کہ ایک دفعہ فلاں مولوی صاحب کی اک بڑھ بوی کو درود شریف یاد کرانے گئی تو وہ آٹا گوندھ رہی تھیں۔ جب میں نے اپنے آنے کا مدعا بیان کیا تو تڑ سے بولیں۔ "چاچا مجھے دعا درود کی کوئی ضرورت نہیں۔ مولوی صاحب کو جو آتا ہے"۔ بہرحال کہتی تھیں کہ میں نے درود شریف اسے یاد کرا کے ہی چھوڑا۔ اللہ اللہ تعلیم نسواں کا یہ جوش اور ولولہ اب کہاں! حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانہ میں مستورات کی تعلیم اور تنظیم کی طرف جب حضورؓ نے توجہ فرمائی۔ تو آپ کا نام ہر تحریک کے اولین کارکنوں میں ہوتا۔ حضورؓ کے مستورات میں درس قرآن کریم اور تقاریر کی رپورٹنگ اکثر آپ کرکے سلسلہ کے اخبارات میں دیتی تھیں۔ الفضل میں بھی مستورات کے استفادہ کے لئے وقتاً فوقتاً لکھتی رہی ہیں۔

مثلاً "خواتینِ سلف و حال" (الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۱۷ء)

"بزم خسروی کے مشاعرے میں ایک مسلمان خاتون کی غزل" (الفضل ۲۶ راگست ۱۹۱۹ء)

اس کے علاوہ سلسلہ کے اخبارات و رسائل میں مستورات کے لئے بڑے قیمتی اور مفید مضامین آپ نے لکھے ہیں۔ شاید کوئی بہن استفادہ کے لئے پرانے فائل کی ریسرچ کرے۔

اگرچہ آپ ہمیشہ سادہ اور سفید لباس زیب تن کرتی تھیں تاہم ڈیل ڈول اور ظاہری جسم کے لحاظ سے بڑی رعب دار اور دبدبہ والی خاتون تھیں۔ پاٹ دار آواز اور لہجہ کی وجہ سے مرد بھی دب کر بات کرتے تھے۔ پردے کے اندر سے بِن جھجک بات کر لیتی تھیں۔ اخبارات رسائل اور کتب بینی کا بے حد اشتیاق تھا قیمتی رسالوں اور کتابوں کی باقاعدہ جلد کروا کے الماری میں رکھتی تھیں۔ کتابوں وغیرہ کی جلد ہمیشہ حضرت پیر افتخار احمد صاحبؓ برادر حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ (یسرنا القرآن والے) سے کرواتیں تاکہ ان کی امداد بھی ہو جائے۔ اور کتاب بھی ضائع نہ ہو۔ ادبی قسم کے مضامین اور اشعار باہر کے رسالوں میں بھجواتی تھیں اور اخلاقی و مذہبی مضامین سلسلہ کے اخباروں میں دیتی تھیں۔

لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی ممبروں میں سے (مستورات خاندان کے بعد) آپ تھیں۔ پہلے مرکزی انتخابات میں آپ "امۃ الحی لائبریری" کی لائبریرین اور رجسٹر ممبرات برائے حاضری و چندہ جات اور کارگزاری اجلاسات کے لئے مقرر ہوئیں۔ آپ نہایت خوشنویس تھیں۔ نستعلیق خط بھی آجکل کے کاتبوں سے اچھا تھا۔ مگر عورت ہونے کی وجہ سے کتابت نہیں کرتی تھیں۔

قرآن کریم آپ نے از سرِنو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے پڑھا تھا۔ مجھے بتایا کہ جب گرلز سکول ابھی حضرتؓ کے مکان پر ہی تھا۔ آپ نے مجھے شاید دیہاتی لہجہ میں تلاوت کرتے سُن لیا۔ اسلئے حکم دیا کہ روزانہ نمازِ فجر کے معاً بعد جب میں واپس آؤں تو ایک رکوع مجھے سنا کر لڑکیوں کو پڑھایا کرو۔ چنانچہ پہلے تو میں بطور فرض تعمیل کرتی رہی پھر اسے خدا تعالےٰ کا خاص فضل اور موقع سمجھ کر بڑی باقاعدگی سے ترجمہ قرآن کریم پڑھ لیا۔ اس وقت حضرت نواب مبارکہ بیگم مدظلہا العالی بھی میری وہیں ہم سبق تھیں۔ اسلئے ان سے بطور بے تکلف سہیلی کے تعلقات ہوگئے اور پھر حضرت اماں جانؓ کے پاس آنا جانا شروع ہوا۔ کہا کرتی تھیں کہ میں نے گھنٹوں حضرت اماں جانؓ کے پاس بیٹھ کر اردو ادب کی کتابیں۔ انہیں پڑھ پڑھ کر سنائی ہیں۔ اس سے مجھے بے انداز فائدہ ہوا۔ کیونکہ علامہ راشد الخیری اور ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کے اخلاقی ناولوں میں جن عجیب و غریب اشیاء زیورات اور برتنوں کے نام آتے تھے وہ مجھ دیہاتی کو کہاں معلوم۔ لیکن حضرت اماں جانؓ ان کی شکل اور استعمال واضح فرما دیتی تھیں۔ بلکہ کئی ایک اشیاء کے لئے حضرت نانی اماںؓ جیسی دلی کی بڑی بوڑھیوں سے دریافت کرکے مجھے سمجھا دیا کرتی تھیں۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کو بھی بچپن میں ابتدائی جماعتوں کی پڑھائی اور لکھائی سکھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسی طرح دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایسے ہی علمی اور ادبی تعلقات تھے۔ حضرت ام ناصر رضی اللہ اور حضرت اُمّ مظفر سلمہا اللہ سے تو زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق تھا۔ ان دونوں خواتین مبارکہ کی قیادت میں احمدی مستورات کی تنظیم و تعلیم و تربیت کا بڑا کام ہوا ہے۔

۱۹۳۱ء کے بعد چونکہ ماشاء اللہ تعلیم یافتہ احمدی مستورات کافی تعداد میں قادیان میں آگئیں۔ اسلئے آپ قدرتی طور پر پس منظر میں چلی گئیں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا قیام عمل میں آچکا تھا۔ نصرت گرلز ہائی سکول قائم ہو چکا تھا۔ قادیان کی آبادی میں معتد بہ اضافہ ہو گیا تھا۔ ڈگری یافتہ خواتین کی کھیپ پیدا ہو چکی تھی۔ انگریزی اور مغربی تہذیب و تمدن ملک پر چھا چکی تھی۔ فارسی و عربی بلکہ اردو پڑھے ہوئے لوگ جاہل تصور ہوتے تھے۔ نیا زمانہ اور نئی روشنی کی آمد آمد تھی۔ والدہ مرحومہ قریباً چالیس برس قادیان میں رہی ہیں اس عرصہ میں احمدی مستورات کے دینی و مذہبی مشاغل کے علاوہ ادبی و علمی کارکردیوں میں انکا بھرپور حصہ ہے۔ قادیان میں "استانی جی" کے نام سے مشہور تھیں۔ اور دن رات تعلیم و تدریس اور تربیت ان کا کام تھا۔ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی دعا اور بشارت سے ۱۹۱۱ء اور ۱۹۱۴ء میں دو فرزند عطا کئے۔

معروف لیکن نہایت مطمئن اور باعزت زندگی گذاری۔ احمدی مستورات سے بڑے گہرے اور . . . .

. . . .

وسیع تعلقات تھے۔ دور و نزدیک احمدی جماعت کی خواندہ مستورات میں سے ہر ایک کو جانتی تھیں اور ان سے تعلق بڑھانے کے لئے کوشاں رہتی تھیں بخصوصاً اردو زبان سے بے انتہا محبت ہونے کی وجہ سے دہلی۔ یوپی کے اطراف کی خواتین کی گفتگو سننے کے لئے ان کے ہاں جا جاکر ملاقات کرتیں۔ اور پھر اپنی کاپی پر محاورے اور روزمرہ نوٹ کرتیں اور گھر میں ہمیں بتاتیں۔ راقم الحروف کی خاطر انہوں نے ایم اے اردو کی نصابی کتابوں کے خلاصے ایک بڑی کاپی میں جمع کر دئے تھے۔

پاکستان بننے کے بعد وہ زیادہ تر اپنے چھوٹے بیٹے کے پاس لاہور میں ۱۹۶۲ء تک رہی ہیں اور وہاں ایک سال تک مختلف عوارض میں مبتلا ہو گئیں تین چار بڑے اپریشن ہوئے۔ لیڈی ولنگڈن اور میو ہسپتال میں چھ ماہ تک داخل رہیں۔ لیکن بلڈ پریشر اور پیٹ میں بدستور تکلیف رہی۔

اوائل ۱۹۶۳ء میں میرے پاس دارالصدر شرقی ربوہ میں رہائش پذیر ہو گئی تھیں لیکن عموماً صاحب فراش رہیں۔

اِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی کے حکم خداوندی کے ماتحت پہلے اپنے چھوٹے بہن بھائی کو جو صغر سنی میں ہی یتیم ہو گئے تھے۔ پالا پوسا۔ تعلیم و تربیت دی اور ان کی شادی تک انہیں جزو جان بنا کر رکھا۔ ان کے بھائی پیرزادہ رشید احمد صاحب ارشد ریٹائرڈ محاسب صدر انجمن احمدیہ اور بہن صفیہ بیگم ڈاکٹر کیپٹن سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم آف معرم کوٹ سندھ صاوا ہیں۔ ۱۹۵۳ء میں ان کی بہو (خاکسار کی اہلیہ جن کو انہوں نے خود لکھایا پڑھایا اور ہر طرح کی تربیت دی) چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر نوجوانی میں ہی فوت ہو گئیں اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔ اس لئے اپنے پوتے پوتیوں کی جانفشانی سے پرورش کی۔ اور سب اعلیٰ تعلیم سے متصف ہیں۔ ماشاء اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصراً یہ کہ بڑھاپے تک زبانی اور دینی امور میں "مردانہ وار" سرگرم عمل رہیں۔ آخر اللہ تعالیٰ کا بلاوا آ گیا اور ۲۰ رمئی ۱۹۶۹ء بروز منگل صبح ساڑھے پانچ بجے اپنی خدمتگذار پوتی کے ہاتھوں دو تین سانس لیکر اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

آپ نے ۱/۳ حصہ ترکہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ وصیت کا نمبر ۶۷۷ ہے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تعزیت کا پیغام بھیجا۔ اسی روز عصر کی نماز کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں جنازہ پڑھایا۔ کندھا دیا۔ اور قطعہ صحابہ خاص بہشتی مقبرہ میں تابوت میں مدفون ہوئیں۔ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ مَرْقَدَھَا۔

خاندان حضرت مسیح موعود کی خواتین مبارکہ بنفسِ نفیس تعزیت کے لئے غریب خانہ پر باوجود موسم کی تلخی اور مصروفیتوں کے تشریف لائیں۔ ان کے پوتے پوتیوں کو دلاسہ اور شفقت سے مزید احسان مند کیا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

ربوہ میں رہنے والی قادیان کی زندگی سے واقف اکثر مستورات کثرت سے اظہار تعزیت کے لئے آئیں اور احمدیت نے جس خواہرانہ محبت وجذبہ کی طرح ڈالی ہے اس کا قابل ستائش نظارہ ایک دفعہ پھر آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔

راقم الحروف دارالہجرت ربوہ کے ان تمام بھائیوں بہنوں احباب اور بزرگوں کا تہ دل سے ممنون ہے۔ جنہوں نے والدہ محترمہ مرحومہ کے جنازہ میں شرکت کی اور پھر اپنی دعاؤں سے اظہار ہمدردی اور تأسف کیا۔ ان سب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مرحومہ کی روح کو اپنے قرب سے نوازے اعلیٰ علیین میں بلند درجات عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان پر اپنے افضال وبرکات کی بارش کرے

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی

اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

سو فی صدی ادائیگی از جماعت احمدیہ حافظ آباد

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ حافظ آباد کی اطلاع کے مطابق مندرجہ ذیل احباب کرام نے چندہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فی صدی ادائیگی فرما دی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ احباب کے اخلاص کو قبول فرمائے اور دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور ہر حال میں حافظ و ناصر ہو۔

۱	مکرم چوہدری علی محمد صاحب تارڈ	۳۰۰۰
۲	" ملک برکت علی صاحب امیر جماعت	۵۱
۳	" شیخ محمد صدیق صاحب	۱۰۰
۴	" شیخ رحمت اللہ صاحب	۵۱
۵	" میاں محمد مراد صاحب مرحوم	۱۰
۶	" میاں محمد مستقیم صاحب	۵
۷	" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	۲۵
۸	" میاں محمد عبد اللہ صاحب بزاز	۲۵
۹	" مستری فضل احمد صاحب	۱۰
۱۰	" حکیم محمد عبد اللہ صاحب	۵
۱۱	" میاں رفیق احمد صاحب	۹
۱۲	" شیخ محمد صادق صاحب	۲۵
۱۳	" شیخ محمد حنیف صاحب	۱۰
۱۴	" شیخ احمد دین صاحب	۲۰۰
۱۵	" شیخ محمد سلیم صاحب	۱۰
۱۶	محترمہ رحمت بی بی صاحبہ	۵۰
۱۷	" ولایت بیگم صاحبہ بیوہ عنایت اللہ صاحب	۵
۱۸	مکرم سید ساجد احمد ابن سید سجاد حیدر صاحب	۵

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

اپنے محبوب امام کے ارشاد کی تعمیل کا شوق

مخلص جماعتوں کا ردِّ عمل

مکرم نعمت اللہ صاحب سیکرٹری مال چک ۵۹ ج ب رتن ضلع لائلپور تحریر فرماتے ہیں "ہم نے چندہ تحریک جدید سال ۳۵/۲۵ کے وعدہ جات ۲۹۱.۰۹ روپے ارسال کئے تھے مگر اب حضور کی طرف سے دوسری دفعہ اضافہ کی تحریک پر اضافہ کرنے سے ہم نے ۴۰ فیصد اضافہ کیا ہے۔ ۰۰۰ نوٹ ہماری جماعت بہت کمزور ہے۔ حضور کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست پیش کر دیں"۔

اسی طرح جماعت احمدیہ گوکھووال چک ۱۲۱ ر ب ضلع لائلپور نے بھی امسال اپنے وعدوں میں چالیس فی صد اضافہ پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مخلصین کو اجر عظیم سے نوازے۔

ان سطور کے ذریعہ جہاں ان جماعتوں کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے وہاں دیگر جماعتوں کو خواہ وہ غریب ہوں یا مالدار حضور کے مقرر فرمودہ اضافہ کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے وعدوں پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔ اب جبکہ حضور نے وعدے بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ جولائی تک بڑھا دی ہے۔ تو جماعتوں پر اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کی بھرپور کوشش لازم ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

میرے بھائی عزیز سرور ممنون کو پہلے بخار رہا اب بخار سے افاقہ ہے لیکن پیچش کی شکایت ہو گئی۔ احباب جماعت صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں (رشید طلعت ربوہ)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کا جلسہ

تقسیم انعامات

مورخہ ۲۲/۵/۶۹ء کو ساڑھے پانچ بجے فضل عمر جونیئر ماڈل سکول میں جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدارت میں کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم خالدہ ہشتم نے کی۔ نصرت اور عفت کھرڈ فائیو نے ترنم سے پڑھی اور بعد میں محترمہ ہیڈ مسٹرس صاحبہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول نے سکول کے سٹاف اور طالبات کی سالانہ مساعی اور اس کے خوشکن نتائج سے حاضرات کو متعارف کرایا۔ پھر امتہ الوکیل ششم نے نظم پڑھی اور حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بچوں میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم کئے اور آخر میں ننھے بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے استادوں اور بڑوں کا کہنا ماننے کی عادت ڈالیں اور اپنی کسی بہن یا بھائی کو نہ ہاتھ سے اور نہ ہی زبان سے تکلیف دیں اور اپنے آپ کو اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ کا صحیح مصداق ثابت کریں۔ نیز آپ نے فرمایا کہ وہ گاہے گاہے سکول میں آکر خود معائنہ کریں گی کہ آیا بچوں نے ان باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کی ہے یا ابھی مزید توجہ کی ضرورت ہے۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ مدعوین کی چائے اور ماکولات سے تواضع کی گئی۔

امۃ الرشید شوکت معلمہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ وسیدہ مصباح

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

محترم سیکرٹری صاحب فضل عمر فاؤنڈیشن راولپنڈی کی اطلاع کے مطابق جماعت احمدیہ راولپنڈی کے مندرجہ ذیل احباب نے اپنے وعدہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصد ادائیگی کر دی ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ احباب کے اموال میں بے حد برکت دے۔ دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے اور ہر حال میں سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

نمبر شمار	نام جماعت	حلقہ	وصولی
۱	مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت	سید پوری راولپنڈی	۲۲۰-۰۰
۲	مکرمہ امۃ الحمید بیگم مرحومہ بیگم "	"	۵۰-۰۰
۳	" بشریٰ شوکت صاحبہ دختر "	"	۵۰-۰۰
۴	" امۃ المجید بیگم صاحبہ " "	"	۵۰-۰۰
۵	" طاہرہ " "	"	۱۰-۰۰
۶	مکرم محمد محمود خاں صاحب سنوری	"	۱۰۱-۰۰
۷	" ملک عبدالمالک صاحب	"	۱۰۰-۰۰
۸	" چوہدری فضل احمد صاحب	"	۱۰۱-۰۰
۹	" چوہدری محمود احمد ناصر سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن سٹلائٹ ٹاؤن [illegible]		۵۰۰-۰۰
۱۰	" الطاف حسین صاحب	"	۲۰۰-۰۰
۱۱	" چوہدری نور محمد صاحب ابن چوہدری فقیر محمد صاحب "		۵۰۰-۰۰
۱۲	" راجہ غلام سرور صاحب		۱۵-۰۰
۱۳	" چوہدری رحمت اللہ صاحب		۳۰۶-۰۰
۱۴	" چوہدری ظہور احمد صاحب سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال		۱۵۰-۰۰
۱۵	" صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب	اردو منزل	۵۰۰۰-۰۰
۱۶	مکرمہ بیگم صاحبہ	"	۲۵۰۰-۰۰
۱۷	مکرم کرنل نصیر احمد شاہ صاحب	"	۶۰۰-۰۰
۱۸	مکرم چوہدری عبدالقادر صاحب بھٹی	"	۲۰۰-۰۰
۱۹	" کرنل نصیر احمد شاہ صاحب	"	۱۰۰۱-۰۰
۲۰	" سید غلام حسن صاحب	"	۲۰۰-۰۰
۲۱	" حمید احمد صاحب	"	۱۲۰-۰۰
۲۲	" سید حسنات احمد صاحب	چک لالہ	۱۰۰۰-۰۰
۲۳	مکرمہ بیگم صاحبہ محمد شفیع صاحب معرفت حسنات احمد صاحب	"	۱۰۰-۰۰
۲۴	مکرم محمد احمد خان صاحب	"	۳۰-۰۰
۲۵	" کاپل حبیب احمد صاحب	"	۶۰-۰۰
۲۶	" ملک محمد نذیر صاحب آف لائل پور مع بیگم	اردو منزل	۱۰۰۰-۰۰
۲۷	" قریشی [illegible] محمد صاحب	"	۳۰-۰۰
۲۸	" چوہدری عبدالجلیل صاحب ایگزیکٹو امیر	صدر	۱۲۱۰-۰۰
۲۹	" میجر دلدار احمد صاحب	"	۳۰۵-۰۰
۳۰	" صوفی محمد شفیع صاحب	"	۱۰۰-۰۰
۳۱	" منیر احمد صاحب رشید	"	۱۰۰۰-۰۰
۳۲	" سیٹھی حاجی احمد صاحب ایاز	اصغر مال شرقی	۱۱۲۲-۰۰
۳۳	" ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب	"	۱۰۰-۰۰
۳۴	مکرمہ والدہ مرحومہ چوہدری جمیل الرحمٰن صاحب "	"	۵۰-۰۰
۳۵	مکرم چوہدری جمیل الرحمٰن صاحب	"	۵۰-۰۰
۳۶	" قاضی رشید احمد صاحب بھٹی	احمد کمرشل کالج	۳۵۰-۰۰
۳۷	" مختار احمد صاحب دہلوی	"	۴۰-۰۰

(باقی)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس وقت سلسلہ کو چونکہ بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے۔ تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہئیے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

تقریب شادی

میرے لڑکے عزیزم سلیم شاہد کی شادی کی بارات مورخہ ۱۸/۵/۶۹ کو لاہور سے سعیدہ منزل دار الرحمت وسطی ربوہ پہنچی۔ اس تقریب سعید کے موقع پر حضور خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی از راہ کرم شمولیت فرما کر دعا فرمائی اور عزیزہ امۃ النصیر شوکت بنت مولوی ابو الفضل محمود صاحب مرحوم کے سر پر دست شفقت پھیرا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی خانہ آبادی مبارک فرمائے اور دونوں خاندانوں کے لئے حسنات دارین کا باعث ہو۔

(ناظر حسین لاہور)

بواسیر کے لئے تیر بہدف دوا "پائلز کیور" ۱۰/-

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

ضروری اعلان

بل اخبار الفضل ماہ ہجرت ۱۳۴۸ ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں براہ مہربانی ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ ر احسان تک فرما دیں۔ ورنہ مجبوراً ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

دعائے مغفرت

میرا بچہ عزیز ادریس احمد فاروقی بعمر تقریباً گیارہ سال ایک عرصہ تک صاحب فراش رہ کر ۲۸ مئی بروز بدھ بوقت ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ عزیز کی مغفرت کے لئے دعا کریں اور نماز جنازہ غائب ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ (محمد عباس فاروقی پنشنر محکمہ انہار بہاولنگر)

احمدیہ دارالمطالعہ کراچی میں

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نادر و بیش قیمت کتب اور قلمی مسودات کی نمائش

نمائش کا افتتاح مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے جناب جسٹس قدیر الدین نے فرمایا

اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ صد کے قریب نادر کتب اور قلمی مسودات زیارت کے لئے پیش کئے گئے ہیں

کراچی (بذریعہ تار)۔ جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے سرور کائنات فخر موجودات خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ پر نادر و بیش قیمت کتب اور قلمی مسودات کی نمائش کا وسیع پیمانہ پر انتظام کیا گیا ہے جس میں ایسی پانچ صد کے قریب کتب قلمی مسودات، نقشے اور چارٹس وغیرہ زیارت کے لئے پیش کئے گئے ہیں یہ نمائش احمدیہ دارالمطالعہ بندر روڈ کراچی میں ترتیب دی گئی ہے جس کا افتتاح ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۹ ہجری مطابق ۲۹ مئی ۱۹۶۹ء کو مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے جناب جسٹس قدیر الدین صاحب نے کیا۔ افتتاحی تقریب کے متعلق مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ مقیم کراچی کی طرف سے جو تار موصول ہوا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"کراچی ۲۹ مئی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ پر نادر و بیش قیمت کتب اور قلمی مسودات کی نمائش کا افتتاح آج شام یہاں مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے جناب جسٹس قدیر الدین نے فرمایا۔ افتتاحی تقریب میں مکرم جناب چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے استقبالیہ ایڈریس پڑھا بعدہٗ محترم جناب جسٹس قدیر الدین نے اپنے افتتاحی ایڈریس میں ایسی نادر و بیش قیمت کتب کی نمائش کا اہتمام کرنے پر منتظمین کی کوششوں کو سراہا اور انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

اس نمائش میں قریباً پانچ صد کے قریب نادر و بیش قیمت کتب، قلمی مسودات، نقشے اور چارٹس زیارت کے لئے پیش کئے گئے ہیں۔ پریس۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن نے نمائش کی۔ افتتاحی تقریب کی کارگزاری کو نشر اور ٹیلی کاسٹ کرنے کی غرض سے ریکارڈ کیا عوام و خواص بحمد اللہ تعالیٰ ان کتب کی نمائش میں گہری دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور بہت کثیر تعداد میں ان کی زیارت کے لئے جوق در جوق آ رہے ہیں۔ نمائش انشاء اللہ تعالیٰ ۱۵ جون تک جاری رہے گی"

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جماعت کراچی نے گزشتہ سال دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم تفاسیر اور نادر قلمی نسخوں کی نمائش کا انتظام کیا تھا جس کا افتتاح نیشنل بنک آف پاکستان کے سابق منیجنگ ڈائریکٹر محترم جناب ممتاز حسن نے فرمایا تھا۔ وہ نمائش اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی تھی۔ اور اہل کراچی نے اسے بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اس سے خوب استفادہ کیا تھا اور منتظمین کی اس خدمت کو بہت سراہا تھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم پر نادر کتب کی یہ نمائش بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ثابت ہو اور عشاق محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے روحانی تسکین، ازدیاد علم اور استفادہ کا موجب ہو۔ آمین۔

درخواست دعا:

(۱) مکرم محمود احمد صاحب ناصر انسپکٹر آف ورکس ریلوے، جو سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن راولپنڈی کے ہیں۔ اور مخلص اور محنتی کارکن ہیں آج کل جگر کی خرابی اور معدہ میں چھالوں کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درد مندانہ اپیل ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ اور ہر حال میں حافظ و ناصر ہو (آمین)

شیخ مبارک احمد
(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

(۲) خاکسار کے لڑکے عزیزم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی یکم جون کو لوئیس ویل (امریکہ) سے مع اہل و عیال بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان کے لئے روانہ ہو رہے ہیں وہ راستے میں مختلف جگہ پر ٹھہرتے ہوئے انشاء اللہ العزیز ۱۵ جولائی کو پاکستان پہنچیں گے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر کے دوران ان کی ہر طرح سے حفاظت و نصرت فرمائے انہیں بخیر و عافیت پاکستان پہنچائے اور ان کی یہ واپسی ان کے لئے زیادہ سے زیادہ بابرکت اور مفید ثابت ہو
(خاکسار صوفی) خدا بخش عبد زیروی نائب ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ۔ ربوہ

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر ضرور تحریر کیا کریں۔ (مینجر)

امراء صاحبان کے لئے ضروری اطلاع

ایسی جماعتیں جنہوں نے سال بھر کی کوششوں اور تگ و دو کے بعد بفضل اللہ تعالیٰ بجٹ ۶۹-۱۹۶۸ء سو فیصدی پورا کر دیا ہے ان کے نام حضور اقدس کی خدمت عالیہ میں بغرض دعا پیش کر دیئے گئے ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ نے ان کے لئے دعا فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ ان کے اخلاص میں برکت دے۔ اپنی رحمت اور مغفرت سے نوازے اور آئندہ اس راہ میں بیش از بیش قربانیوں کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد)

محترم حافظ عبد السمیع خان صاحب امروہوی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ ——— افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم حافظ عبد السمیع خان صاحب امروہوی دو روز کی مختصر علالت کے بعد ۳۰ ماہ ہجرت ۱۳۴۸ ہجری شمسی مطابق ۳۰ مئی ۱۹۶۹ء بروز جمعۃ المبارک چھ بجے شام بعمر ۸۰ سال فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ۳۱۔ ہجرت (مئی) کو بعد نماز عصر احاطہ مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی بعدہٗ جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر دعا محترم مولانا ابو العطاء صاحب صدر مجلس کارپرداز نے کرائی۔

محترم حافظ صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ آپ نے انیس سال کی عمر میں اپنے والد حضرت حافظ الٰہی بخش خان صاحب مرحوم کے ہمراہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر دستی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ آپ ہجرت کر کے قادیان آ گئے تھے قیام پاکستان کے بعد ربوہ میں سکونت اختیار کی۔ اس طرح آپ نے ساری عمر مرکز سلسلہ میں گزاری۔ مرحوم بہت نیک، صوم و صلوٰۃ کے پابند اور دعا گو بزرگ تھے۔ قرآن مجید بہت خوش الحانی سے پڑھتے تھے۔

آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا عمر بھر لوگوں تک پیغام حق پہنچاتے رہے آپ نے اپنے ایک فرزند [۴]

۳ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب امروہوی کو خدمت دین اور خدمت سلسلہ کے لئے وقف کیا۔ مکرم مولوی صاحب موصوف آج کل ملائیشیا میں اعلائے کلمۂ اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں مصروف ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم حافظ صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲